رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

۲ رجب ۱۳۷۵ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم چہارشنبہ

جلد ۱۰/۴۵ | ۱۵ تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۱۵ فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۳۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۴ فروری - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

"طبیعت اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

- اخبار احمدیہ -

ربوہ ۱۴ فروری - لاہور سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (بنت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کا اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ آج صبح محترم نواب عبداللہ خان صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے۔ کہ رات بے چینی میں گزری۔ ویسے عام حالت رو بہ اصلاح ہے۔ الحمد للہ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ اب درد تو نہیں مگر ٹانگ میں خاص قسم کی بے چینی کی کیفیت رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے اب تک دوائی کا سلسلہ جاری ہے۔ رعشہ بھی ہے مگر پہلے کی نسبت کم۔ چہرہ کا ورم بھی کم ہے۔ البتہ اعصابی تکلیف رہتی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں۔

مملکت کے صدر اور نائب صدر پر بھی مقدمہ چلایا جا سکے گا۔

مجلس دستور ساز نے مسودۂ آئین کی ۱۴ مزید دفعات منظور کر لیں

کراچی ۱۴ فروری - کل رات مجلس دستور ساز نے مسودۂ آئین کی ان ۲۴ دفعات میں سے ۱۴ دفعات منظور کر لیں۔ جن پر غور و خوض اجلاس سے قبل ملتوی کر دیا گیا تھا۔ منظور شدہ دفعات کے مطابق مملکت کے صدر اور نائب صدر پر بھی مقدمہ چلایا جا سکے گا ــــ کل رات مجلس دستور ساز کا اجلاس دس گھنٹے تک جاری رہا۔ مجلس نے ۱۴ دفعات منظور کر لیں۔ ان دفعات کے تحت ہر پاکستانی کو نقل و حرکت کی آزادی حاصل ہوگی۔ صوبوں اور مرکز کے درمیان رابطہ رکھنے کے لئے ایک قومی اقتصادی کونسل قائم کی جائے گی۔ جس کا صدر وزیر اعظم ہوگا۔ صوبائی حکومت کو براڈکاسٹنگ کے محکمہ کو ترقی دینے کا اختیار حاصل ہوگا۔ ایک اور دفعہ کے مطابق حکومت بغیر مقدمہ چلائے کسی شخص کو تین ماہ سے زیادہ نظربند نہ کر سکے گی۔ تین ماہ سے زیادہ نظربند رکھنے کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ایک مشاورتی بورڈ ایسا کرنے کی سفارش کرے۔ نیز حکومت نظربند کرنے والے اشخاص کو جلد سے جلد اپنے فیصلے کی وجوہ بتانے اور اپیل کرنے کی اجازت دینے کی پابند ہوگی

ایک اور فیصلہ کے مطابق مملکت کے صدر اور نائب صدر پر بھی مقدمہ چلایا جا سکیگا

ـــ کراچی ۱۴ فروری مشرقی پاکستان کے صحافیوں کا وفد آج کراچی کے صنعتی علاقوں کا دورہ کرے گا۔

سعودی عرب نے برطانیہ کے خلاف اپنی شکایت

- سلامتی کونسل میں پیش کر دی -

واشنگٹن ۱۳ فروری سعودی عرب کی حکومت نے سلامتی کونسل میں برطانیہ کے خلاف یہ شکایت پیش کر دی ہے کہ اس کے طیارے سعودی عرب کے علاقہ میں پرواز کر کے اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی کر رہے ہیں

کل شام سعودی عرب کے نمائندے نے یہ شکایت باضابطہ طور پر سلامتی کونسل میں پیش کر دی۔ اس میں تفصیل کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ کس طرح برطانوی طیارے وقتاً فوقتاً سعودی عرب کے فضائی علاقہ میں پرواز کرتے رہے ہیں۔

روس کا مغربی طاقتوں کو انتباہ

ماسکو ۱۴ فروری - روس کی وزارت خارجہ نے ایک پریس نوٹ میں مغربی طاقتوں کو تنبیہ کی ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے علاقوں میں غیر ملکی فوجوں کی مداخلت کو اقوام متحدہ کے منشور کی خلاف ورزی تصور کیا جائے گا ــــ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ میں ایسی کارروائی کا براہ راست روس کے مفاد پر اثر پڑتا ہے۔ اس لئے وہ کسی صورت میں ایسی صورت حالات کو برداشت نہیں کرے گا۔

کرنافلی کے علاقہ میں قریباً ۷ کروڑ روپیہ کا ترقیاتی منصوبہ -

ڈھاکہ ۱۴ فروری - کرنافلی کے علاقہ کے ترقیاتی منصوبے پر حکومت پاکستان نے ۶ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۸۱ لاکھ ڈالر کی رقم امریکہ مہیا کرے گا۔ اس منصوبے کے تحت اس علاقے میں بجلی کی پیداوار دوگنی ہو جائے گی۔ اور برسات کے موسم میں سیلاب کے خطرے سے بھی یہ علاقہ محفوظ ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں ضروری مشینری حکومت امریکہ مہیا کرے گی۔ جو امید ہے کہ ماہ ستمبر تک پہنچ جائے گی۔

طلوع و غروب آفتاب

لاہور ۱۴ فروری - آج صبح ۶ بجکر ۵۴ منٹ پر سورج طلوع ہوا۔ اور شام کو ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر غروب ہوگا۔ موسمی اطلاعات کے محکمہ کے اندازے کے مطابق آج مطلع کسی قدر ابر آلود رہے گا۔ اور شمالی علاقوں میں کچھ بارش ہونے کا بھی امکان ہے۔

ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رسید بکیں چھپ رہی ہیں۔ اس لئے غیر از جماعت احباب سے فی الحال اشاعت اسلام کے لئے چندہ کے صرف وعدے ہی لئے جائیں چندہ ابھی وصول نہ کیا جائے۔ جب رسید بکیں چھپ کر مل جائیں۔ تو پھر باقاعدہ رسید دیکر وصولی کی جائے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کی علالت -

مکرم مولوی رحمت علی صاحب سابق رئیس التبلیغ انڈونیشیا کافی عرصہ سے لاہور میں بیمار ہیں ان کا اپریشن ہوا تھا مگر زخم ابھی تک اچھا نہیں ہوا پیپ بہتی رہتی ہے ہلکا سا ٹمپریچر بھی ہو جاتا ہے۔ ابھی بڑا اپریشن ہونا بھی باقی ہے۔ تمام احباب مولوی صاحب موصوف کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد صحت عطا فرمائے ناظر رشد و اصلاح

ٹوکیو میں شدید زلزلہ

ٹوکیو ۱۴ فروری - آج صبح ٹوکیو میں شدید زلزلہ آیا۔ زلزلہ کی شدت کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مکانات اس طرح ہل رہے تھے جیسے

مشرق وسطیٰ کے پاکستانی سفیروں کی دو روزہ کانفرنس

کراچی ۱۴ فروری - آج مشرق وسطیٰ کے پاکستانی سفیروں کی ایک دو روزہ کانفرنس یہاں شروع ہو رہی ہے۔ جس میں مشرق وسطیٰ کے ممالک کی سیاسی صورت حالات پر غور کر کے پاکستان کے آئندہ طریق عمل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ کانفرنس کی صدارت پاکستان کے وزیر خارجہ حمید الحق چوہدری کریں گے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۵ رفروری ۱۹۵۶ء

ضروریات زندگی

گورنر جنرل میجر جنرل سکندر مرزا نے اسوسی ایٹڈ چیمبرز آف کامرس کراچی کی ساتویں سالانہ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا ہے، کہ ضروریات زندگی کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کا سدباب نہایت اہم ہے۔ آپ نے فرمایا کہ

"ہمارے ملک میں گرانی کی پیس دینے والی چکی نہایت سختی سے عرصہ سے چل رہی ہے۔ اور یہ ہمارا نہایت اہم فرض ہے۔ کہ ہم اسے جتنی جلد ہو سکے۔ دوسرے رخ پر گھمائیں"

اس ضمن میں آپ نے کارخانہ داروں اور تاجروں کو نصیحت کی ہے کہ

"برآمد و درآمد اور کارخانوں کی پیداوار کے اعداد و شمار خواہ وہ کتنے ہی شاندار کیوں نہ ہوں۔ ہماری ملکی دولت کو ماپنے اور جانچنے کا معیار نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی معیار یہ ہے۔ کہ ہم دیکھیں۔ کہ ان سے ایک عام شہری کو کس قدر حصہ ملا ہے"

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ کہ کسی ملک کی خوشحالی کا معیار یہ نہیں ہے۔ کہ ملک کی تجارت اور صنعتی ترقی بہت زیادہ ہے۔ اگر ہماری دولت چند تجوریوں اور حکومت کے خزانے تک محدود رہے۔ اور عام شہری کا معیار زندگی اونچا نہ ہو تو خواہ ہمارے پاس کتنی ہی دولت جمع ہو جائے۔ ایسے ملک کو قطعاً خوشحال نہیں کہا جا سکتا۔ ایک ملک کی خوشحالی اس کے عام رہنے والوں کی خوشحالی پر دارومدار رکھتی ہے۔

موجودہ مغربی سرمایہ داری جس سے دولت چند ہوشیار اور چالاک لوگوں کے قبضہ میں چلی جاتی ہے۔ اور عام شہریوں کو جن کی ملک میں اکثریت ہوتی ہے۔ اس دولت سے متمتع ہونے کا موقع نہیں ملتا۔ یہی چیز ہے۔ جس کے رد عمل میں اشتراکیت ایسی تحریکیں جو باغیانہ انداز لئے ہوتی ہیں۔ پیدا ہوئی ہیں۔ یہی مسئلہ ہے۔ جس نے تمام دنیا کی ذہنیت کو اقتصادی بنا دیا ہے۔ اور یہی مسئلہ ہے جس کے حل کرنے میں آج تمام دنیا حیران و پریشان ہے۔

اشتراکیت کے خلاف خواہ کچھ بھی کہا جائے۔ لیکن اس کا اتنا فائدہ ضرور ہوا ہے۔ کہ سرمایہ دار جمہوری ملکوں کے کان کھڑے ہو گئے ہیں۔ اور اگرچہ پوری کامیابی نہ سہی۔ اکثر سرمایہ دار ملکوں میں عام شہری کا معیار زندگی پہلے سے بہت اونچا ہو گیا ہے۔ ان ممالک کی حکومتوں نے دانشمندی سے کام لے کر دولتمندوں سے ٹیکسوں کی صورت میں رفاہ عام کے کاموں کے لئے کافی روپیہ وصول کرنے کے قوانین بنائے ہیں۔ اور مزدوروں کی اجرتوں میں خاطرخواہ اضافے قانوناً کئے ہیں۔

قرآن کریم نے آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے اس طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا۔ کہ

کیلا یکون دولۃ بین الاغنیاء

یعنی مال صرف دولتمندوں کے ہاتھوں ہی میں نہ چکر لگاتا رہے۔ بلکہ چاہیئے۔ کہ ذوالقربیٰ یتامیٰ اور مساکین بھی اس سے متمتع ہوں۔

یہ اصول جو اسلام نے بیان فرمایا ہے۔ کسی ملک میں خوشحالی کے قیام کے لئے نہایت ہی اعلیٰ اصول ہے۔ اور آخر سرمایہ دار ملکوں کو بھی اسے بڑی حد تک اختیار کرنا پڑا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ تجارت اور بڑے بڑے کارخانوں کو چلانے کے لئے زیادہ روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ کام ترقی نہیں کر سکتا۔ لیکن جن لوگوں کی تحویل میں بڑی بڑی تجارتیں اور بڑے بڑے کارخانے ہوتے ہیں۔ ان کو اپنی جائز ضروریات سے زیادہ اپنی ذات پر خرچ کرنا جائز نہیں۔ جتنا روپیہ کام کو چلانے کے لئے اور اپنی ضروریات کے لئے ضروری ہے۔ اس سے فاضل روپیہ در اصل قوم کا حق ہے۔ جو ایسے لوگوں کو خوشی سے قومی کاموں میں خرچ کرنے کے لئے دے دینا چاہیئے۔

اسلام نے انفاق کے صحیح نظام کے لئے بھی پوری پوری رہنمائی فرمائی ہے۔ اصحاب تجارت اور کارخانہ دار اگر تقویٰ کو اختیار کر لیں۔ بلیک اور رشوت وغیرہ ذرائع ختم کر دیں۔ اور مزدوروں کی جائز ضروریات زندگی کے مطابق اجرتیں دیں۔ تو اس طرح بھی وہ ملک وقوم کی خوشحالی میں اضافہ کرنے میں بڑے ممد و معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور اس طرح وہ واقعی ملک وقوم کے لئے ایک عظیم سرمایہ بن سکتے ہیں۔

اسلام اور صالح ادب کا واحد علمبردار

کراچی سے ایک ماہنامہ "پرواز" شائع ہوتا ہے جس کی پیشانی پر "پاکستان میں اسلام اور صالح ادب کا واحد علمبردار مجلہ" کا لیبل چسپاں ہے۔ اس "ماہنامہ" کی جلد ۵ شمارہ ۱، و ۲ (بابت ماہ جنوری و فروری ۱۹۵۶ء) کے ادارتی نوٹوں میں سے چند اقتباسات ملاحظہ فرمایئے۔ پاکستانی دستور سازوں کو مشورہ دیتے ہوئے لکھا ہے:

"ہم پر امید ہیں۔ کہ وہ (یعنی ممبران دستور ساز اسمبلی۔ ناقل) پاکستان کے عوام کی خواہشات اور اپنے ضمیروں کی آواز کو پہچاننے کی کوشش کریں گے۔ اور ہمارا مسودہ دستور جہاں جہاں سے کمزور اور قرآنی آئین کے عین مطابق نہیں ہے۔ اسے مطابق احکام قرآنی بنا دیں گے"۔ (ص۵ کالم نمبر ۲)

اس کے بعد اسی کالم میں "کفن چوروں سے ہوشیار" کے عنوان سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"پاکستان میں رہنے والے ایسے تمام پاکستان دشمن اور کفن چوروں سے چوکنا اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ جو پاکستان میں حاکمیت الٰہی۔ قرآنی آئین کے نفاذ۔ اور وحدانی طرز کے نظام مملکت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں۔ کہ تمام حضرات یا تو اپنے ذاتی عیوب کی سرکوبی اور جوابدہی کے خوف سے لرزاں و ترساں ہیں۔ یا پھر کسی کمیونسٹ۔ یہودی۔ مہا سبھائی۔ قادیانی دھڑے کے ہاتھوں فروخت ہو چکے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان میں کبھی وحدت ملی قائم نہیں ہونے پائے۔ اور پاکستانی عوام میں اسلام کی وہ روح سرایت کرنے نہ پائے جو روئے زمین پر خلافت الٰہی کے لئے پیدا کی گئی تھی۔" (ص۵ کالم ۲)

اس کے بعد رسالہ مذکورہ کے صفحہ ۷ کالم ۲ میں ارشاد ہوتا ہے:۔

"ہم بحیثیت خالق پاکستان یہ بات صاف صاف بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اسلامی تصورات کو مجروح کرنے والی کوئی تحریک اور کوئی بڑی سے بڑی شخصیت ہم اپنی صفوں میں دیکھنا نہیں چاہتے۔"

ان "صالحانہ ارشادات" کے بعد اب ذرا اسلام اور صالح ادب کے اس واحد علمبردار مجلہ میں شائع شدہ ایک اشتہار ملاحظہ فرمایئے جو اسی شمارہ کے صفحہ ۸ پر جلی عنوان سے شائع ہوا ہے۔ عنوان ہے "لڑکیوں اور لڑکوں سے دوستی" اشتہار کی مکمل عبارت یہ ہے:۔

"آپ اگر دوستی کے خواہشمند ہیں۔ تو عورتوں مردوں۔ لڑکوں۔ لڑکیوں۔ کھلاڑیوں۔ ایکٹرسوں سے دوستانہ خط و کتابت ہمارے ادارے کی ممبری کے بعد بآسانی کر سکتے ہیں فرانس۔ جرمنی۔ انگلینڈ۔ امریکہ۔ چین۔ جاپان۔ افریقہ۔ ہندوستان۔ ایران۔ ترکی۔ کناڈا۔ نیوزی لینڈ۔ پاکستان غرض کہ جس ملک کے رہنے والے سے چاہیں دوستی کر لیں۔ ادارہ کا فارم ممبری طلب کرنے کے لئے صرف چار آنے کے ٹکٹ بھیج کر ممبر بن جایئے"۔

(پرواز اکیڈیمی پوسٹ بکس نمبر ۱۵۲ کراچی۔)"

ملاحظہ فرمایا آپ نے؟ یہ ہیں "صالحانہ اور اسلامی تصورات" اور یہ ہے "اسلام کی علمبرداری" اور "قرآنی آئین" کی صحیح ترویج۔ کہ چار چار آنے دلالی وصول کر کے عورتوں۔ لڑکیوں اور ایکٹرسوں سے خط و کتابت کرائی جائے۔ اور ذہنی آوارگی اور عملی بے حیائی اور عیاشی کا راستہ کھولا جائے۔ یاد رہے کہ یہ اشتہار شادیاں کرانے والی کسی ایجنسی کی طرف سے نہیں۔ بلکہ اسی "اسلامی تصورات" کے محافظ اور "حاکمیت الٰہی" اور "قرآنی آئین" کے نفاذ کے داعی ادارہ کی طرف سے ہے۔ جس کا زبانی دعویٰ یہ ہے کہ:۔

"اسلامی تصورات کو مجروح کرنے والی کوئی تحریک اور کوئی بڑی سے بڑی شخصیت ہم اپنی صفوں میں دیکھنا نہیں چاہتے۔"

انا للہ وانا الیہ راجعون

Mercantile Merine

یوکے میں ٹریننگ

دو سالہ ایگزیکٹو کورس میں ۶ اور ۳ سالہ انجینئرنگ کورس میں بھی ۶ اسامیاں۔

شرائط:۔ میٹرک انگریزی و ریاضی کا معیار بلند۔ عمر ۱۵/۹/۵۶ کو ایگزیکٹو کورس کے لئے ۱۶ سے کم اور انجینئرنگ کورس کے لئے ۱۶ تا ۱۷۔ ۶۰ روپے ماہوار بذمہ والدین جو مطالبہ پر فوراً قابل وصول ہوں گے۔ انتخاب بذریعہ امتحان (۱) انگریزی (۲) تاریخ جغرافیہ (۳) ریاضی۔ کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ و پشاور (غالباً) میں انٹرویو۔ فارم درخواست اور تفصیلات پاکستان پبلک سروس کمیشن کراچی۔ لاہور۔ ڈھاکہ سے ٹکٹوں والا لفافہ بھیجکر طلب کریں۔ آخری تاریخ درخواست ۶/۳/۵۶ (پاکستان ٹائمز ۱۱/۲/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

درخواست دعاء

مکرم ملک عزیز احمد صاحب رتن باغ لاہور جن کا سرطان کا اپریشن ہوا تھا۔ تا حال بیمار ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جلسۂ سالانہ کے مبارک اجتماع میں 158

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایمان افروز خطاب

زمینداروں کو محنت سے کام کرنے کی عادت ڈالنی چاہئیے اور فصل کے لئے ہمیشہ اچھا بیج اور عمدہ کھاد تلاش کرنی چاہئیے

تمام احمدی ملازموں تاجروں صناعوں اور طالب علموں کا فرض ہے کہ وہ اپنے فرائض پوری تندہی کے ساتھ ادا کریں

اشاعتِ اسلام کیلئے غیر احمدی معززین سے بھی چندہ حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

اگر تمام احمدی اپنی ذمہ واری سمجھیں تو صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا بجٹ پچیس پچیس ۲۵ لاکھ تک پہنچ جانا کوئی بڑی بات نہیں

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ —— قسط دوم

یہ تقریر صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ (انچارج شعبہ زود نویسی)

(تقریر نویس۔ مکرم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمایا:۔
میرے نزدیک سب سے بڑی

ذمہ داری زمینداروں پر عائد

ہوتی ہے۔ کیونکہ زمیندار ہی ہماری جماعت میں سب سے زیادہ ہیں۔ اسی ۸۰ فیصدی بلکہ اس سے بھی زیادہ ہماری جماعت میں زمیندار ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ ہمارے ملک پر رحم کرے۔ اور ہماری جماعت پر رحم کرے کہ نہایت نکما اور سست ہے۔ میں چونکہ خود بھی زمیندار ہوں۔ میں یورپ میں ہر جگہ پوچھتا پھرتا تھا۔ کہ یہاں زمیندار کی کیا آمد ہے۔ مجھے معلوم ہوا کہ اٹلی میں فی ایکڑ چودہ سو روپیہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اور ہالینڈ والوں نے بتایا کہ ہمارے ہاں تو تین ہزار گلڈرز یعنے تین ہزار روپیہ فی ایکڑ پیدا کیا جاتا ہے۔

ہمارے بعض وزراء جاپان گئے تھے۔ تو انہوں نے آکر بیان کیا کہ وہاں چھ ہزار روپیہ فی ایکڑ پیدا کیا جاتا ہے۔ اور ہمارے ملک میں چھ یا سات روپیہ فی ایکڑ پیدا کیا جاتا ہے۔ گویا جاپان سے ہزارواں حصہ کم اٹلی سے دوسواں حصہ کم اور ہالینڈ سے پانچسواں حصہ کم آمد پیدا کی جاتی ہے۔ ہمارے زمیندار نہ تو وقت پر ہل چلاتے ہیں۔ نہ اچھا بیج لیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں "چلو بی بی سُٹا ہے کتھوں لبھ پیا سہی"۔

میں نے ایک دفعہ ایک رسالہ میں پڑھا کہ

مکی کی فصل امریکہ میں

بڑی کامیاب ہوئی ہے۔ اور ایک بیج انہوں نے ایسا نکالا ہے جس کی پیداوار اچھی زمین میں قریباً ایک سو بچھتر من فی ایکڑ ہوتی ہے۔ اب دیکھ لو ایک سو بچھتر من مکی اگر چھ روپیہ فی من بھی بکے۔ اول تو اس سے زیادہ ہی بکتی ہے۔ لیکن اگر چھ روپیہ پر بھی بکے۔ تو گویا گیارہ سو روپیہ فی ایکڑ آمد ہو جاتی ہے۔ پھر اور فصلیں بھی ہوتی ہیں۔ میں نے بھی وہ بیج منگوایا مجھے تو یقین نہیں آتا تھا۔ مگر میں نے اپنے مبلغ کو لکھا۔ انہوں نے لکھا۔ وہ بیج دینے کو تو تیار ہیں۔ مگر اس بیج میں نقص یہ ہے کہ پہلے زمین کا کیمیاوی ٹسٹ کیا جاتا ہے۔ کیمیاوی ٹسٹ کے بعد جب وہ بویا جاتا ہے۔ تو پھر اس سے اتنی پیداوار ہوتی ہے۔ آپ اپنی زمین کی مٹی بھجوا دیں۔ تو وہ ٹسٹ کر دیں گے۔ میں نے کہا اتنا بکھیڑا کون کرے۔ تم بیج بھیج دو ہم تجربہ کرلیں گے۔ انہوں نے چند پونڈ بیج بھجوا دیا۔ جو ان لوگوں نے مفت دیا۔ وہ اس وقت پاکستان کی بہت مدد کر رہے ہیں۔ میں نے وہ بیج سندھ میں اپنی زمینوں میں بونے کے لئے بھیجدیا۔ اس پر مجھے جو رپورٹ آئی وہ یہ تھی کہ یا تو ہمارے ہاں بارہ تیرہ من مکی ہوتی تھی۔ یا

چالیس من فی ایکڑ

ہوئی ہے۔ گویا اس کی پیداوار اتنی تو نہ ہوئی جتنی ان کی ہوتی ہے۔ مگر بہرحال پہلے سے قریباً چارگنی ہوئی۔ مگر اس بیج میں نقص یہ ہے۔ کہ ہر دفعہ نیا منگوانا پڑتا ہے۔ دوبارہ اس میں سے صرف بھوسہ ہی نکلتا ہے۔ چنانچہ دوسری دفعہ ہم نے یہاں ربوہ کے پاس وہ بیج بو دیا۔ تو جو مکی نکلی یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس کے اندر کوئی بھیڑیا سا چونہ پڑا ہوا ہے۔ اور پھر اتنی پیداوار بھی نہ ہوئی۔ لیکن پہلی دفعہ اس سے چالیس من مکی پیدا ہو گئی۔ پس اگر ہمارے ملک میں بھی کوشش کی جائے۔ تو آمدنیں زیادہ ہو سکتی ہیں۔ باہر تو لوگ بڑی بڑی پیداوار کرتے ہیں ہمارے ایک دوست

اٹلی میں مبلغ تھے

ان کی شادی بھی وہیں ہوئی ہے۔ ان کا خسر زمیندار تھا۔ میں نے ان سے پوچھا۔ کہ گزارہ کس طرح ہوتا ہے۔ دراصل ہم نے ان کو فارغ کر دیا تھا۔ وہ کہنے لگے میرا خسر میری امداد کرتا ہے۔ میں نے سمجھا ان کا خسر بڑا مالدار ہوگا۔ مگر وہ کہنے لگے کہ میرے خسر کا باپ قنصل تھا۔ اس نے کچھ زمین خریدی تھی۔ جو وہ اپنی بیٹی کو دے گیا۔ اور بیٹے کو محروم کر گیا۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے پر خوش نہیں تھا۔ بیٹی نے آگے وہ زمین اپنے بھائی کے سپرد کر دی۔ کیونکہ وہ مالدار ہے۔ اور اسے کہا کہ تو اس سے گزارہ چلا۔ میں نے کہا کتنی زمین ہے کہنے لگے چودہ ایکڑ۔ میں نے کہا جس قسم کا وہاں گزارے ہوتے ہیں۔ اس کے لحاظ سے تو ہمارے ہاں چودہ ایکڑ سے اچھے نوکر کی تنخواہ بھی نہیں نکلتی۔ وہ کہنے لگے چودہ ایکڑ زمین سے میرا اور میرے بیوی بچوں کا گزارہ بھی ہوتا ہے۔ وہ اپنا بھی گزارہ کرتا ہے اور گو بہن نے اس کو زمین دے دی ہے مگر وہ اس کو بھی کچھ روپیہ بھیجتا ہے۔ اور پھر اس چودہ ایکڑ پر چھ یا سات مزارع ہیں۔ ان کا بھی

یورپین سٹنڈرڈ

کے مطابق گزارہ ہوتا ہے۔ میں نے کہا اتنی آمد کس طرح ہوتی ہے۔ وہ کہنے لگے وہاں ہر زمیندار ایک فارم بنا لیتا ہے۔ اور اس کے اردگرد پھلدار درختوں کی باڑ بناتا ہے۔ جس سے ایک باغ بن جاتا ہے۔ اور وہ اس کے پھل بیچتا ہے۔ پھر ہمارے ہاں تو بھیڑیں پال لیتے ہیں۔ ان کے ہاں سؤر پال لیتے ہیں۔ وہ بھی سؤر پالتا ہے۔ اور سال میں سؤروں کی ایک خاص تعداد ہو جاتی ہے۔ جس سے اس کو ہزار بارہ سو یا پندرہ سو روپیہ مل جاتا ہے۔ پھر وہ شہد کی مکھیاں پالتا ہے اور ان کا شہد بیچتا ہے۔ پھر پھول اگاتا ہے۔ اور ان پھولوں کو بیچتا ہے۔ اسی طرح اس نے گائیں رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ جن کا دودھ اور گھی بیچتا ہے۔ اس طرح اس کی آمد زیادہ ہوتی ہے میں نے کہا فی ایکڑ کیا آمد ہوتی ہے۔ وہ کہنے لگے چودہ سو روپیہ۔ گویا اچھی زمین کی وہاں عام اوسط آمد

چودہ سو روپیہ فی ایکڑ

سمجھی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے انہیں ہزار روپیہ

اس کی آمد ہوگی۔ اس میں سے تین چار ہزار روپیہ اس نے اپنے داماد کو دے دیا۔ چار پانچ ہزار روپے آپ خرچ کئے۔ چار پانچ ہزار اپنی بہن کو دے دیا۔ تو چودہ ایکڑ میں سب کا گذارہ ہوگیا۔ ہمارے ملک میں چودہ ایکڑ والے زمیندار سے پوچھو تو کہے گا:

"بس بھکھے ہی مردے ہاں۔ ساگ مکئی دی روٹی سِتّے پا کے کھا لیندے ہاں۔ بس لون سلونا ہی ملدا اے۔ کوئی ہور سِتّے کھان نوں چیز نہیں ملدی۔"

ہمارے کہتے ہیں کہ اوسط چھ ایکڑ ہے

اس کے معنے یہ ہیں

کہ اٹلی کے حساب سے آٹھ ہزار چار سو روپیہ سالانہ کی آمدن ہونی چاہیئے۔ گویا سات سو روپیہ مہینہ۔ ہمارا زمیندار خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ سے زیادہ ہے۔ سات سو روپیہ مہینہ کے حساب سے سات کروڑ روپیہ آمد بنتی ہے۔ سات کروڑ کا اگر عام چندہ ہی دکھو (گو بیچ میں وصیت کرنے والے بھی ہوتے ہیں) تب بھی بیالیس لاکھ بنتا ہے گویا بیالیس لاکھ روپیہ چندہ صرف زمیندار دے سکتے ہیں۔ اسی طرح وہاں کا تاجر بالکل معمولی حیثیت سے کام شروع کرتا ہے۔ اور کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔ بعض لوگ تو معمولی حیثیت سے ترقی کر کے کروڑ پتی بن جاتے ہیں۔ میں نے راک فیلر وغیرہ کی ہسٹریاں پڑھی ہیں۔ شروع میں ان کے بہت چھوٹے چھوٹے کام تھے اور اب انہوں نے اربوں ارب روپیہ صدقات میں دیا ہوا ہے۔ پس ایک تو زمیندار کو

کام کرنے کی عادت

ڈالنی چاہیئے اور انہیں ہمیشہ اچھا بیج تلاش کرنا چاہیئے۔ بیج پر بڑی بنیاد ہوتی ہے اسی طرح کھاد بڑی ضروری چیز ہے۔ ہمارے ہاں زمین خراب ہو رہی ہے۔ کیونکہ زمیندار کھاد نہیں دیتے۔ میری سندھ میں کچھ زمینداری ہے۔ وہاں ہی تماشا نہار تھا ہے۔ ہم انہیں زمین کا ایک حصہ ہمیشہ برسیم کے لئے دیتے ہیں۔ کیونکہ برسیم کے بعد کپاس کئی گنے زیادہ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح گندم وغیرہ بہت زیادہ ہوتی ہے۔ مصر میں میں گیا۔ تو وہاں میں نے دیکھا کہ برسیم کے کھیت اتنے اونچے تھے کہ برسیم قد آدم تک نکلی ہوئی تھی۔ اور ریل کی کھڑکیوں میں سے برسیم کے پودے اندر آ جاتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ تم کب سے لگاتے ہو۔ انہوں نے کہا سینکڑوں سال سے گویا سینکڑوں سال سے وہاں برسیم

بوئی جا رہی ہے۔ اور سینکڑوں سال سے اسی میں کپاس بوئی جا رہی ہے اور پھر وہاں سارے ملک کی اوسط پچیس من ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہاں

چھوٹے چھوٹے زمیندار

بھی چالیس چالیس پچاس پچاس من فی ایکڑ پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کپاس کی قیمت ہمارے ملک سے بہت زیادہ ہے۔ یہ سمجھ لو وہ قریباً سولہ سو اٹھارہ سو یا دو ہزار روپیہ صرف کپاس سے پیدا کر لیتے ہیں۔ علاوہ دوسری فصلوں کے۔ اس کو دیکھتے ہوئے ہم نے بھی برسیم لگوائی۔ میں نے سمجھا کہ اس سے فصل کو فائدہ پہنچے گا مگر منیجر کہنے لگا ہم بہتیرا شور مچاتے رہتے ہیں۔ مگر یہ لوگ زمین میں کھاد کے طور پر اسے دفن ہی نہیں کرتے کاٹ کے جانوروں کو کھلا دیتے ہیں۔ اور پھر فصل ویسی کی ویسی

رہ جاتی ہے۔ غرض برابر دس بارہ سال سے ہم وہاں زور لگا رہے ہیں۔ مگر ابھی تک ہمارے احمدی زمیندار اس طرف متوجہ نہیں ہوئے۔ حالانکہ اس میں

زمیندار کا اپنا فائدہ ہے

اگر اس جگہ پر پچیس من کپاس پیدا ہوگی تو ساڑھے بارہ من تو زمیندار کی ہوگی۔ گویا قریباً چار سو روپیہ فی ایکڑ اس کو ملیں گے لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ اپنی فصل کو ضائع کرتا ہے اور اس میں Green Manuring نہیں کرتا جس کی وجہ سے بجائے فائدہ کے اسے نقصان ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو ہم نے دیکھا ہے کہ ایک روپیہ فی ایکڑ بھی آمدن نہیں

ہوتی۔ حالانکہ یورپ کے لحاظ سے ڈیڑھ ہزار روپیہ فی ایکڑ ہمیں ملنا چاہیئے۔ اور ڈیڑھ ہزار روپیہ فی ایکڑ اسکو ملنا چاہیئے اٹلی کا حساب بھی لگا لیا جائے تو سات سو روپیہ فی ایکڑ مجھے ملنا چاہیئے یا انجمن کو ملنا چاہیئے جس کی زمین ہے۔ اور سات سو روپیہ فی ایکڑ ہر احمدی زمیندار کو ملنا چاہیئے اگر اس طرح آمد ہونے لگے تو صرف سندھ کے جو احمدی مزارع ہیں۔ ان سے ہی دس لاکھ روپیہ سالانہ چندہ آ سکتا ہے بشرطیکہ وہ فصل یورپین طرز پر بوئیں۔

پس جماعت کے زمینداروں کو توجہ کرنی چاہیئے۔ اس طرح

ملازموں کو بھی چاہیئے

کہ وہ اپنے فرائض کو ایسی تن دہی سے ادا کریں کہ ان کو ترقی ملے۔ طالب علموں کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ایسا اچھا پڑھیں کہ اچھے سے اچھے عہدے ان کو ملیں ایک دفعہ میں لاہور میں تھا کہ ایک مخالف اخبار کا ایڈیٹر آیا اور کہنے لگا کہ احمدیوں کو نوکریاں مل جاتی ہیں۔ کیونکہ احمدی افسر ان کو نوکریاں دلا دیتے ہیں۔ میں نے کہا یہ غلط بات ہے۔ کون سا احمدی اس عہدہ پر ہے۔ جس میں نوکریاں ملتی ہیں۔ ایک ظفر اللہ خان ہی بڑے تھے۔ میں نے کہا ان کے دفتر میں تو کوئی نوکری ہے ہی نہیں۔ وہ تو گورنمنٹ نے ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے جو نوکریاں دیتی ہے۔ ظفر اللہ خاں بیچارے کا تو نام بدنام ہے۔ دراصل ان کو نوکری اسلئے ملتی ہے کہ میں نے ان کو سینما سے روکا ہوا ہے۔ میں نے ان کو لغو باتوں سے روکا ہوا ہے۔ وہ پڑھتے ہیں اور تمہارے لڑکے سینما دیکھتے ہیں۔ تمہارے لڑکوں کو سینما مل جاتا ہے۔ اور ان کو نوکریاں مل جاتی ہیں۔ اس میں اعتراض کی کونسی بات ہے۔ اگر ہمارے

نوجوان تعلیم کی طرف توجہ کریں

تو آہستہ آہستہ اعلیٰ نوکریاں ان کو ملیں گی۔ اور پھر وہ زیادہ چندے بھی دے سکیں گے۔ پس ماں باپ کو چاہیئے۔ وہ اپنے بچوں کو سمجھائیں کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کیا کریں۔ آخر ماں باپ نے اُن کو پالا ہے۔ وہ کہیں بیٹا تمہارا فرض ہے کہ بڑھاپے میں ہماری خدمت کرو لیکن یہ جو ہم تمہیں کہہ رہے ہیں یہ اپنے لئے نہیں کہہ رہے بلکہ خدا کے لئے بھی کہہ رہے ہیں۔ اگر تمہاری آمد زیادہ ہوگی تو ہم پر بھی خرچ کرو گے۔ اور خدا کے دین پر بھی خرچ کرو گے۔ پس اپنے بچوں کے اندر زیادہ چندے دینے کی عادت پیدا کریں۔ محنت کرنے کی عادت ڈلوا لیں۔ خصوصاً ہر باپ اپنے بچہ کو تحریک جدید کے چندے کی عادت ڈالے ہر

تحریک جدید کا چندہ

دینے والا فیصلہ کرلے کہ میں اپنے دو تین اور احمدی بھائیوں کو یا اگر مجھ سے غیر احمدی دلچسپی رکھتے ہیں۔ تو ان کو بھی تحریک کروں گا کہ اس ذریعہ سے خدا کا نام بلند کیا جا رہا ہے تم بھی چندے دو اور لوگ دیتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے طبیعت پر ذرا بھی اثر ہو تو لوگ دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ کراچی میں میرا ریپشن (Reception) ہوا تو اس کے بعد ایک ڈیپارٹمنٹ کے انڈر سکرٹری نے اپنے ایک احمدی کلرک کو بلایا اور اس کو پچاس روپے دیئے کہ یہ اپنے حضرت صاحب کو بھجوا دو کہ میری طرف سے کہیں دے دیں۔ میں نے کہا

غیر احمدی کا چندہ ہے

کہیں دینے کا کیا مطلب ہے۔ اشاعت اسلام میں ہی جانا چاہیئے۔ اور یہی اس کا حق ہے۔ چنانچہ میں نے وہ روپیہ اشاعت اسلام کے لئے تحریک جدید میں بھجوا دیا۔ اسے بھی اطلاع دی گئی وہ بڑا خوش ہوا اور کہنے لگا کہ بڑی اچھی جگہ چندہ بھجوا دیا ہے۔ اسی طرح میں نے سکندر بیوین مشن کی تحریک کی اور اس کے بعد میں لاہور گیا

ایک ضروری گذارش

مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ فروری ۱۹۵۶ء کو میلہ اسپان کے موقعہ پر جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے ضلع ڈیرہ غازیخان کی جماعتوں کے علاوہ ملحقہ اضلاع ملتان۔ مظفرگڑھ کے احباب بھی شریک جلسہ ہوں۔ قیام و طعام کا بندوبست جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے ذمہ ہوگا۔ البتہ احباب موسم کے مطابق اپنے اپنے بستر ہمراہ لائیں۔ نیز احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعائیں بھی کریں کہ خدا تعالیٰ ہمارے جلسہ کو پوری طرح کامیاب کرے۔

(خاکسار عبدالرحمٰن مبشر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں)

تو چودھری اسداللہ خاں صاحب نے اڑھائی ہزار یا نہ معلوم کتنی رقم میرے ہاتھ میں دی۔ اور کہنے لگے۔ کہ اس میں سے ساڑھے پانچ سو روپیہ چندہ ایک غیر احمدی کا ہے۔ وہ کہنے لگے۔ کہ جب اس کو پتہ لگا کہ یہ تحریک اشاعت اسلام کے لئے ہے۔ تو اس نے خود آکر چندہ دیا۔ اور کہا۔ کہ یہ میری طرف سے بھی دے دیں۔ تو اگر ان لوگوں کو تحریک کی جائے۔ تو وہ تو کروڑوں کروڑ ہیں۔ ان کروڑوں کروڑ میں سے اگر صرف ایک کروڑ سے ہمیں پچاس پچاس بھی ملیں۔ تو پچاس کروڑ تو ہمارا مانگا ہوا چندہ ہو سکتا ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کو میں نے دیکھا ہے۔ وہ غیر احمدیوں سے چندہ لیتے تھے۔ اور دو دو لاکھ روپیہ سال کا چندہ ہو جاتا تھا۔ ان کے ساتھی تو بہت کم تھے۔ ہمارے ساتھی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے پاکستان اور ہندوستان میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اگر

ہر احمدی یہ عادت ڈال لے

کہ اپنے دوست کو کہے۔ کہ یہ اشاعت اسلام کا کام ہے۔ اگر اسلام تمہارا بھی ہے۔ اور تم کو اس سے محبت ہے۔ تو تمہیں کون روکتا ہے۔ تم بھی یہ عزت حاصل کرو۔ اور اس ثواب میں شامل ہو جاؤ۔ تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ تھوڑی سی تحریک سے بھی چندہ آسکتا ہے۔ اور پھر جو ایک دفعہ دیگا۔ اس کو چاٹ پڑ جائے گی۔ اور پھر وہ ہر سال دیگا۔ پہلی دفعہ تو آپ کو پندرہ منٹ اس سے بحث کرنی پڑے گی۔ کہ دیکھو یہ خدا اور رسول کا کام ہے۔ دین کی اشاعت کا کام ہے۔ اس میں حصہ لو۔ لیکن اگلے سال وہ خود تمہاری تلاش کرے گا۔ اور تمہیں آکے ڈھونڈیگا۔ اور کہے گا۔ کہ میرا چندہ لو۔ پس اگر احمدی اپنی ذمہ داری سمجھیں۔ تو پچیس پچیس لاکھ یعنی پچاس لاکھ روپیہ سالانہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کا چندہ جمع ہو جانا خدا تعالیٰ کے فضل سے کوئی بعید بات نہیں۔

غرض

زمیندار اپنا فرض سمجھیں

اور محنت کرکے کام کریں۔ تو ان کی آمدنیں موجودہ آمد سے سو گنے زیادہ ہو سکتی ہیں۔ اور ان کا چندہ بھی سو گنے بڑھ سکتا ہے۔ لیکن اگر یہی ہونا ہے۔ کہ میں نے بیماری میں بات کی، اور کوفت اٹھائی۔ اور تم نے گھر میں جاکر آرام سے اپنا حقہ پکڑ لیا۔ تو پھر یہ سب بیکار ہے

(باقی)

درخواست دعا

میرے چھوٹے بیٹے شیخ لطف الرحمٰن صاحب بی اے کراچی نے محکمانہ امتحان (اکاؤنٹس) دیا ہوا ہے جس کا نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار شیخ کلیم الرحمٰن ربوہ)

159

کتاب تحقیق اُمّ الالسنہ

(از مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور)

عاجز نے مندرجہ بالا موضوع پر ایک کتاب تالیف کی ہے۔ وجہ تالیف اور مضامین کتاب حسب ذیل ہیں:۔

وجہ تالیف

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۵ء میں ایک کتاب تصنیف فرمائی۔ جس کا نام منن الرحمٰن ہے۔ کتاب مذکور میں حضور نے بڑی تحدی کے ساتھ دنیا کے سامنے یہ دعویٰ پیش کیا۔ کہ عربی زبان کامل، مکمل اور قدیم ترین زبان ہے۔ اور دنیا کی باقی تمام زبانیں دراصل عربی سے ہی نکلی ہیں۔ اور موجودہ حالت میں عربی کی بدلی ہوئی اور بگڑی ہوئی شکلیں ہیں۔ کتاب مذکور میں حضور نے مجملاً ایسے اصول و اشارات بھی بیان فرمائے۔ جن سے عجمی زبانوں کا عربی ماخذ دریافت کیا جا سکتا ہے

منن الرحمٰن میں مندرجہ اصول و قواعد کی روشنی میں عاجز نے مختلف زبانوں پر ایک لمبے عرصے تک غور کیا۔ تو ایسے فارمولوں کا انکشاف ہوا۔ جن سے عجمی زبانوں کے اکثر الفاظ کا سراغ عربی تک پہنچا ایک حسابی صداقت ثابت ہوا۔ ان فارمولوں کے اصطلاحی نام حسب ذیل ہیں:۔ (۱) رفع ترکیب (۲) رفع ابدال (۳) رفع زوائد (۴) رفع لین (۵) رفع تکسیر (۶) رفع مقلوبیت (۷) رفع خفت (۸) رفع ثقالت (۹) رفع نقاب (۱۰) رفع اختلاط (۱۱) رفع اغلاط (۱۲) رفع فقدان

یہ بارہ فارمولے عموماً سب زبانوں میں پائے جاتے ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے عاجز نے (۱) سنسکرت (۲) لاطینی (۳) جرمن (۴) فرینچ (۵) انگریزی (۶) چینی (۷) فارسی (۸) ہندی زبانوں کے کثیر لغات کا سراغ عربی تک نکالا۔ کتاب "تحقیق ام الالسنہ" کی اصل غرض ان فارمولوں کا عملی استعمال دکھانا ہے۔ علم اللسان کے متعلق جو کثیر مباحث پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا بالتفصیل بیان کرنا اس تالیف کی اصل غرض نہیں۔ البتہ ان مباحث کا اجمالی ذکر تعارف کے طور پر ایک مقدمہ میں کیا گیا ہے۔

مضامین کتاب

کتاب مذکور تقریباً دو سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہیں۔ آغاز زبان کا مسئلہ۔ یورپ اور تحقیق السنہ نظریہ ام الالسنہ کے فوائد۔ مبادیات تحقیق وضع لغت عرب و عجم۔ وضع لغت انگریزی سنسکرت کے متعلق نظریات۔ غیر زبانوں میں عربی کے دخیل الفاظ۔ عربی میں غیر زبانوں کے دخیل الفاظ۔ الفاظ کے مختلف چلیے اور شکلیں۔ بے سراغ الفاظ۔ تمدنی الفاظ۔ مائی واٹر۔ قدیم ترین الفاظ۔ اور اصول تحقیق یعنی وجہ تالیف میں مندرجہ بارہ فارمولوں کی توضیح و تشریح مع امثلہ۔ جن کے ذریعہ سے عجمی الفاظ کا بگاڑ دور ہو کر عربی ماخذ بحال ہوتا ہے۔

ارادہ ہے۔ کہ صرف ایک فارمولے کے ثبوت میں سات سو الفاظ "الفرقان" کے ایک خاص نمبر میں شائع کئے جائیں۔ اور یہ سات سو الفاظ ایسے ہیں۔ جن کے روٹ قرآن شریف کے الفاظ میں پائے جاتے ہیں۔ اور یہ مختلف زبانوں کے مختلف الفاظ ہیں۔ جن کی تعداد یوں ہے:

انگریزی	۱۵۵	سنسکرت	۹۶
چینی	۷۷	فرینچ	۱۱۲
لاطینی	۱۱۷	جرمن	۱۰۳
فارسی	۴۰		

یاد رہے۔ کہ غیر زبانوں نے جو الفاظ بعد از اسلام عربی سے مستعار لئے ہیں۔ وہ مسلّمہ عربی ہیں۔ اور ہمارے دائرۂ تحقیق سے خارج ہیں۔

الفاظ کی کتابت رومن حروف تہجی میں ہوگی۔ اور یہ سات سو الفاظ محض بطور نمونہ ہوں گے۔ اور وہ بھی صرف ایک فارمولے کے لحاظ سے۔ اور قرآنی روٹوں کو مدنظر رکھتے ہوئے۔

عاجز مندرجہ بالا باتوں کا بہت سا حصہ حل کر چکا ہے۔ یہ بہت کثیر مواد ہے۔

عام دستور ہے۔ کہ نئی بات پر شروع میں بعض ناواقف لوگ تعجب، انکار۔ زہر خند حتیٰ کہ تحقیر کا اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ کہ راقم کی ہیچمدانی کی وجہ سے مندرجہ بالا ادعا کو اور نہیں تو ایک غلو سمجھا جائے۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔ عاجز کی صحیح معذرت اس بارے میں صرف یہ ہے۔ کہ

گاہ باشد کہ کودک ناداں
بہ غلط بر ہدف زند تیرے

ایک چور کا حلیہ معلوم تھا۔ اتفاقاً ایک اناڑی نے اسے بھانپ لیا۔ اور پکڑ لیا۔ پہلے تو وہ کچھ آنے بہانے کرنے لگا۔ لیکن آخر چور کے کتنے پیر۔ ذرا زیادہ تنبیہہ کی گئی تو مان گیا۔ اور اس نے مال مسروقہ برآمد کرانا شروع کیا۔ کچھ سنسکرت کے تہ خانے سے۔ کچھ ہندی کے خزانے سے۔ کچھ چین کے نگارستان سے۔ کچھ ایران کے ایوان سے۔ کچھ روما کے محلات سے۔ کچھ فرانس کے باغات سے۔ کچھ جرمنی کے دار الصناعت سے۔ کچھ انگلستان کے عجائب گھر سے۔

غرضیکہ تمام مال مسروقہ برآمد ہو گیا۔ ماسوا اس مال کے جو امتداد زمانہ سے گل سڑ گیا۔ یا ردّ و بدل ہو گیا۔ اور پہچان کے قابل نہ رہا۔

پس مذکورہ بالا سات سو الفاظ برآمد شدہ مال سے ایک نمونہ ہیں۔ جن سے حقیقت حال کا اندازہ ہو سکے گا۔ انظر الیٰ ما قال ولا تنظر الیٰ من قال۔ تعمیری تنقید شکریے کے ساتھ قبول کی جائیگی۔ اور غلطی کی اصلاح ہو سکے گی۔

وما توفیقنا الّا باللہ۔

جلسۂ یوم مصلح موعود

جماعت ہائے احمدیہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۹۵۶ء کو بروز سوموار اپنی اپنی جگہ پر نہایت ذوق و شوق سے اور پوری تنظیم اور وقار کے ساتھ جلسہ ہائے یوم مصلح موعود منعقد کریں۔ (ناظر رشد و اصلاح ربوہ)

ربوہ کے محلہ دار الرحمت غربی کا تربیتی اجلاس

ربوہ ۱۴ر فروری۔ کل بعد نماز مغرب مسجد دار الرحمت میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ قرآن کریم کی تلاوت اور نظم کے بعد پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب نے ضرورت وصیت پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرکے انسان اخروی زندگی میں ان تمام انعامات کو حاصل کر سکتا ہے۔ جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال نے تقریر کرتے ہوئے مالی قربانی کی اہمیت واضح فرمائی اور بتایا کہ انسان اموال کو دین کی ترقی کے لئے خرچ کرکے اللہ تعالیٰ کی رضا کو پا لیتا ہے۔ اور ان تمام انعامات کا مستحق بن جاتا ہے۔ جو مومن کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقدر فرمائے ہیں۔ دونوں تقریریں بڑی دلچسپی کے ساتھ سنی گئیں۔ آخر میں حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے دعا کرائی۔ محمد سعید سیکرٹری دار الرحمت غربی

دار الافتاء

چند سوال اور ان کا جواب

(از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ ربوہ)

سوال (۱) قبضہ کے بغیر کیا ہبہ مکمل ہو جاتا ہے؟

(۲) کیا والد اپنے بیٹے کو دئیے ہوئے ہبہ کو واپس لے سکتا ہے؟

(۳) کیا والد اپنے بیٹے کو ایک معقول جائداد ہبہ کے طور پر دے سکتا ہے۔ جبکہ دوسری اولاد کے حق میں اس نے ایسا ہبہ نہ کیا ہو؟

الجواب:۔ (۱) قبضہ کے بغیر ہبہ مکمل نہیں ہوتا۔ ہبہ کی تکمیل کے لئے قبضہ ضروری ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ کے نام کچھ جائداد ہبہ کی تھی۔ لیکن چونکہ حضرت عائشہ نے اس پر قبضہ نہیں کیا تھا اس لئے آپ نے وہ جائداد بعد میں واپس لے لی۔

(۲) حدیث میں آتا ہے کہ والد اپنے بیٹے کو دیا ہوا ہبہ واپس لے سکتا ہے۔ لیکن بعض علماء نے اس کے ساتھ بعض شرائط لگائی ہیں۔ ان کے نزدیک مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ بیٹے کو دیا ہوا ہبہ واپس لے سکتا ہے۔

(ا) لڑکے نے اس میں کوئی غیر معمولی تصرف نہ کیا ہو۔

(ب) ہبہ میں اس کی تکمیل کے بعد کوئی غیر معمولی کمی بیشی نہ ہوئی ہو

(ج) لڑکا مریض نہ ہو کیونکہ مرض کی صورت میں وہ مزید امداد کا مستحق ہے چہ جائیکہ اس کو دی ہوئی جائداد بھی واپس لے لی جائے۔

(۳) ہبہ میں ایک بیٹے کو ترجیح دینا اور دوسرے بیٹوں کو محروم کرنا شرعاً معیوب اور ناپسندیدہ ہے (بدایۃ المجتہد ص ۲۷۳-۲۷۶ جلد ۲ الأسرة فی الشرع الاسلامی ص ۱۳۱)

سوال (۱) اہل قرآن۔ قرآن میں تین نمازیں ثابت کرتے ہیں یہ کہاں تک درست ہے؟

(۲) اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نماز جو موجودہ مسلمان ادا کرتے ہیں اس میں غیر قرآنی الفاظ ہیں۔

(۳) قرآن میں ایک سجدہ ہے۔ مگر نمازیں دو ادا کرتے ہیں۔ جو قرآن کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔

الجواب:۔ (۱) اہل قرآن کا یہ خیال غلط ہے کہ قرآن مجید سے صرف تین نمازیں ثابت ہوتی ہیں۔ قرآن مجید میں جس طرح ان تین نمازوں کا ذکر ہے جو اہل قرآن مانتے ہیں اسی طرح باقی دو نمازوں کا ذکر ہے اور ان سب کا طرز بیان ایک سا ہی ہے۔ پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے امت مسلمہ پورے تسلسل کے ساتھ روزانہ پانچ بار نماز پڑھتی چلی آئی ہے۔ پس ایک ایسی حقیقت جس پر ایک قوم کی قوم روزانہ عمل کرتی چلی آئی ہو اور ایک دن بھی ایسا نہ آیا ہو کہ ساری امت میں کسی نے بھی اس دن نماز نہ پڑھی ہو۔ اسے کس طرح صرف وہم اور خیال کی بناء پر جھٹلایا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم سے بالاجمال اور حدیث سے بالتفصیل پانچ نمازیں ہی ثابت ہیں ... تاریخ میں کہیں ایک واقعہ بھی نہیں ملتا کہ امت کی اکثریت کبھی تین نمازیں پڑھتی تھی اور پھر اس اس طرح پانچ نمازیں ہو گئیں

غرض یہ ایک انتہائی مضحکہ خیز خیال ہے کہ اتنے تواتر اور تسلسل سے ہونے والی عبادت کے متعلق اس شبہ کا اظہار کیا جائے کہ وہ دن میں تین دفعہ ادا کی جائے یا پانچ دفعہ۔ کیونکہ یہ تو تاریخ کا ایک عملی واقعہ ہے کوئی نظریاتی مسئلہ نہیں کہ عقلی تخیل کی بناء پر اس میں کسی قسم کے اختلاف کی گنجائش نکالی جائے۔

(۲) قرآن کریم میں آتا ہے کہ تم نمازیں دعائیں کرو۔ اب دعا تو انسان اسی چیز کی کرتا ہے۔ جس کی اسے ضرورت ہو۔ اور یہ ضروری نہیں کہ اس کی ہر ضرورت قرآنی الفاظ سے ہی ظاہر ہو۔ اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے کہ اپنے رب کی تسبیح کرو۔ اب لازماً جو اس حکم کی تعمیل کریگا وہ معبود حقیقی کو اسے بیان کرے گا۔ غرض یہ سوال بھی محض ایک عقلی ڈھکوسلے پر مبنی ہے کہ نماز کے سارے الفاظ قرآنی ہوں۔ غیر قرآنی نہ ہوں آخر یہ قرآن کریم کی کس آیت میں لکھا ہے کہ شروع سے لے کر آخر تک نماز میں صرف قرآن کریم کی آیات ہی پڑھتے چلے جاؤ۔ قرآن کریم میں تو صرف اس قدر ہے کہ نماز میں قرآن پڑھو۔ سو ہر مسلمان اس حکم کو مانتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے۔

(۳) قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ نماز میں صرف ایک سجدہ کیا جائے بلکہ حکم یہ ہے کہ نماز میں سجدہ کرو۔ کتنے سجدے کرنے ہیں یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے بتلایا ہے در اصل جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے۔ نماز ایک ایسی عبادت ہے جسے مسلمان دن میں پانچ بار بجا لاتے ہیں اور آغاز اسلام سے اب تک اس عبادت کو غیر منقطع تواتر حاصل رہا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صحابہ کرامؓ نے دیکھا۔ صحابہؓ کو تابعینؒ نے دیکھا اور اس طرح پر یہ تسلسل چلتا چلا آیا۔ پس یہ کس طرح ممکن ہے کہ مسلمانوں نے نماز کے اہم ترین حصول کو ترک کر دیا ہو۔ لیکن یہ تبدیلی چپ چاپ ہو گئی ہو۔ نہ تاریخوں میں اس کا ذکر ہو اور نہ ہی مسلمانوں کا چودہ سو سالہ عمل ہی اسے ظاہر کرتا ہو۔ غرض اس زمانہ کے ان نئے شارحین کو دو راستوں میں سے ایک راستہ لازماً اختیار کرنا پڑے گا۔ یا تو وہ اس بات سے

تمام خدام کی مرکزی روئنگ کلب

ہر سال پاکستان کے کئی شہر دریاؤں اور پہاڑی نالوں کی طغیانی کا المناک شکار بنتے رہتے ہیں۔ گذشتہ چند سال سے یہ سیلاب و طغیانیاں جس کثرت سے آ رہی ہیں وہ محتاج بیان نہیں۔ لاکھوں انسانوں کا بے گھر ہو جانا۔ اپنی گاڑھے پسینے کی کمائی ہوئی دولت و ثروت کا دیکھتے دیکھتے پانی کی نذر ہو جانا واقعی ہیبت ناک ہے مگر اس کے ساتھ وہ نقصان جس کی تلافی کسی طرح بھی نہیں ہو سکتی سینکڑوں قیمتی جانوں کا اتلاف ہے۔ پاکستان میں ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے عزیزوں کو ڈوبتے دیکھا ہوگا ... پاکستان میں کتنی ہی مائیں ہوں گی جن کی برسوں کی محنت سے جوان ہونے والے لڑکوں نے قبل منزل مقصود پر پہنچنے ماؤں کی شفقت کا دامن چھوڑ کر داعی اجل کو لبیک کہا ہوگا۔ پاکستان ہی نہیں تمام دنیا میں کتنی ہی بہنیں ہوں گی جنہوں نے اپنے بھائیوں اور والدین کو دریا کے پانی کے اچانک آ جانے کے باعث وفات پانے کی خبر سنکر آنسوؤں کے دریا بہا دئیے ہوں گے۔

پاکستان کی سرزمین کا متواتر سیلابوں کا شکار بننا ہر ذی فہم پاکستانی کے دل میں یہ خواہش پیدا کرتا ہے کہ وہ قدرت کی اس آزمائش میں پورا اترنے کا بندوبست کرے اور اگر وہ زیادہ نہیں کر سکتا تو کم از کم اپنی جان کو تو بچا لے۔ اگرچہ روح اسلام کے لحاظ سے تو اس پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ دوسری انسانی جانوں کو ہی نہیں بلکہ ہر حیوان کی جان کو قیمتی سمجھتے ہوئے اس کی حفاظت کرے۔ ان حالات میں خدام الاحمدیہ کی تنظیم (جس کے قیام کا مقصد اور نصب العین اس کے نام سے ہی ظاہر ہے۔ یہ وہ تنظیم ہے جس نے نہ صرف بنی نوع انسان کی خدمت کرنی ہے بلکہ ہر جاندار سے حتی الوسع ہمدردی کا سلوک کرنا ہے) کے ہر فرد پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تیرنے کی مشق کرے اور یہ مشق اتنی مکمل ہو کہ اگر اسے کئی کئی گھنٹے پانی میں تیرنا پڑا تو وہ تیر سکے اور اس میں وہ صرف اپنی جان ہی نہیں بلکہ اور بھی کئی جانیں بچا سکے اور چونکہ سیلاب یا طغیانی کا پانی کئی کئی میلوں تک محیط ہوتا ہے جس میں کام کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ کشتی چلانی آتی ہو۔ اس لئے وہ کشتی کھینے کی مشق بھی کرے

انہی اغراض کے پیش نظر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام تمام خدام کی تربیت کے لئے ربوہ میں روئنگ کلب قائم ہے۔ اس کلب سے اگرچہ کچھ خدام استفادہ کرتے ہیں مگر جہاں تک تمام خدام کا تعلق اور کشتی رانی کی اہمیت کا سوال ہے اکثر خدام نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں اس عدم توجہگی کا باعث روئنگ سیکھنے کی اہمیت سے لاعلمی ہے یا پھر کسی ایسی تربیتی کلب کے قیام سے ناواقفیت ہے جو ان کو تیرنا اور کشتی چلانا سکھا سکے۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کئی سالوں سے اس کلب کا انتظام کیا ہوا ہے اور ایک تجربہ کار ملاح باقاعدہ باأجرت ملازم رکھا ہوا ہے جس کے ذمہ خدام کو کشتی رانی اور تیرنا سکھانا ہے۔ مگر اس شرط پر کہ وہ خادم روئنگ کلب کا ممبر ہو۔ اور روئنگ کلب کا ممبر بننے کے لئے صرف آٹھ آنے بطور داخلہ اور اپنا ایک عدد فوٹو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں داخل کروانا پڑتا ہے اور چار آنے ماہوار چندہ اس کے علاوہ ہے۔ ماہانہ چندہ یکمشت بھی دیا جا سکتا ہے۔

میں ربوہ کے خدام سے خصوصاً اور بیرونی مجالس کے خدام سے عموماً یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی اولین فرصت میں کشتی رانی سیکھنے کی طرف توجہ دیں۔ تا وہ قوم و ملک کے صحیح طور پر خادم بن سکیں۔ بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا

(محمد طفیل خاں منیر نائب مہتمم ذہانت وصحت جسمانی)

دعائے مغفرت

چوہدری غلام جیلانی خانصاحب والد چوہدری عبد الرحیم خانصاحب آف کریام حال لارنس روڈ لاہور ۸-۲-۵۶ بروز بدھ بوقت ۴ بجے عصر گنگا رام ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ۹-۲-۵۶ کو میانی صاحب کے قبرستان میں متصل بہاولپور ہاؤس سپرد خاک کئے گئے۔

چوہدری غلام جیلانی خاں مرحوم ۱۹۰۲-۰۳ء میں داخل سلسلہ عالیہ احمدیہ ہوئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کی پاک جماعت میں شمولیت کی عزت پائی۔ بوقت وفات آپ کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی۔ پسماندگان میں سے ۴ لڑکے اور ۱۰ پوتے پوتیاں ہیں۔ جملہ بزرگان کرام کی خدمت میں دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

سید بہاول شاہ ۴۷/۲ نسبت روڈ لاہور

انکار کریں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ان کے لئے حجت ہے اور قرآن کی آیت جو یہ شان بیان کی ہے کہ لتبین للناس ما نزل الیھم وہ اسے نہیں مانتے یا پھر یہ مانیں کہ اصل نماز تو وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنی نئی نماز ایجاد کرنے کا حق رکھتے ہیں؟

پنجاب کے اولمپک مقابلوں میں تین نئے ریکارڈ قائم کئے گئے

دس ہزار میٹر کا فاصلہ ۱۵ منٹ ۱۵ سیکنڈ میں طے کر کے نیا قومی ریکارڈ قائم کر دیا

لاہور ۱۳ فروری۔ ۲۰ ویں پنجاب اولمپک مقابلے آج یہاں ختم ہو گئے۔ ان مقابلوں میں پنجاب کے تین نئے ریکارڈ قائم کئے گئے پہلا ریکارڈ پندرہ سو میٹر کی دوڑ میں لائل پور کے محمد انور نے قائم کیا انہوں نے یہ فاصلہ چار منٹ ۱۷ء۴ سیکنڈ میں طے کیا۔

دوسرا ریکارڈ تین ہزار میٹر کی سٹیپل چیز دوڑ میں منٹگمری کے عبدالرشید نے قائم کیا۔ انہوں نے یہ فاصلہ نو منٹ ۵ء۷ سیکنڈ میں طے کیا۔ تیسرا ریکارڈ لانگ جمپ میں لائل پور کے رفیق احمد چیمہ نے قائم کیا اور اکیس فٹ اور ۰ء۷ انچ اونچا کودے۔ لاہور ان اولمپک مقابلوں میں اول رہا۔ لاہور نے ۱۰۵ء۵ پوائنٹ حاصل کئے۔ لاہور کے صفدر علی نے پانچ ہزار میٹر کی دوڑ میں ایک قومی ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے یہ فاصلہ پندرہ منٹ اور ۱۵ سیکنڈ میں طے کیا۔

مسٹر ایم آر کیانی نے مقابلے جیتنے والے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

کارکنوں کی ہڑتال سے ایک لاکھ روپیہ کا نقصان

سیالکوٹ ۱۳ فروری:۔ فٹ بال میکرز ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر محمد علی غوری نے بتایا کہ گذشتہ دنوں فٹ بال کی صنعت کے کارکنوں کی پانچ روزہ ہڑتال کے باعث اس صنعت کو ایک لاکھ روپے کا نقصان پہنچا ہے یہ نقصان اس تاخیر کے علاوہ ہے جو غیر ملکی خریداروں کے آرڈرز کی سپلائی میں واقع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہڑتال غیر آئینی تھی۔ کیونکہ کارکنوں نے صرف ۲۴ گھنٹے کا نوٹس دیا تھا۔

مہاجرین کا مسئلہ اور حکومت

کراچی ۱۳ فروری۔ مرکزی وزیر بحالیات و مہاجرین سردار امیر اعظم خاں نے آج یہاں مہاجروں کی ایک نواحی بستی کا معائنہ کرنے کے بعد کہا کہ حکومت مہاجرین کے مسئلے کو جلد از جلد حل کرنے کے متعلق انتہائی سنجیدگی سے غور کر رہی ہے

انہوں نے کہا کہ حکومت کے نزدیک مہاجرین کی آبادکاری آئین سازی سے کم اہمیت نہیں رکھتی۔

پیرس ۱۳ فروری۔ فرانس کے سابق نوجوان صدر نے بتایا ہے کہ الجزائر کے مسلمان تباہ حال ہیں وہ وزیر اعظم فرانس موسیو مولے کے ہمراہ الجزائر کے دورے پر گئے تھے

ڈاک و تار کی سہولتیں

کراچی ۱۳ فروری۔ مصدقہ شمار و اعداد کے مطابق مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان اور ملک کے دونوں حصوں میں ٹیلیفون اور تار کے مواصلات میں نمایاں ترقی ہوئی ہے ۱۹۴۷ء میں پاکستان پر مشتمل علاقہ میں ٹیلیفون لائنز کی لمبائی ایک ہزار میل تھی۔ جو اب ۱۹ سو میل تک پہنچ چکی ہے۔ اس طرح تار کی لائنوں کی لمبائی بھی ۱۱ سے ۲۷ ہزار میل تک پہنچ چکی ہے

محکمہ ڈاک و تار نے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان ٹیلیفون اور تار کے مواصلات کو ترقی دینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اخبارات کا ہمیشہ خیال رکھا جاتا ہے۔ محکمہ ڈاک و تار ملک کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ تک اخبارات پہنچانے کے لئے دو لاکھ روپے کی رقم سالانہ امداد کے طور پر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اخباری تاروں اور خبروں کی ٹیلیفون ٹرنک کالوں کے نرخ بھی وہی ہیں جو ۱۹۴۷ء میں تھے۔ اور اخراجات بار برداری میں اضافہ کے باوجود ان نرخوں میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

حکومت پاکستان نے مشرقی و مغربی پاکستان کے درمیان ٹیلی کمیونی کیشن نظام کو بہتر بنانے کی غرض سے مؤثر اقدام کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے عنقریب آلات درآمد کئے جائیں گے۔ اور نئے وائرلیس سٹیشن کھولے جائیں گے۔

مصر میں پٹ سن کا کارخانہ

پاکستان مالی امداد دیگا

کراچی ۱۳ فروری۔ پاکستان اور مصر کے درمیان ایک سمجھوتے کی تفاصیل طے ہو گئی ہیں اس کے تحت پاکستان مصر کو پٹ سن کا ایک کارخانہ قائم کرنے میں مالی امداد دے گا۔ اس امر کا اعلان وزیر تجارت مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ نے آج قاہرہ میں کیا ہے۔ خیال ہے اس معاہدے پر دو ہفتوں کے اندر اندر باضابطہ دستخط ہو جائیں گے۔ معاہدے کی شرائط کے مطابق پاکستان مصر میں اس کارخانہ کے قیام کے لئے ۲۰ فی صد سرمایہ اور خام پٹ سن مہیا کریگا

عوام کو اپنی مدد آپ کرنے کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے

165

سالانہ دربار میں کوئٹہ ڈویژن کے کمشنر میجر سیکر کی تقریر

سبی ۱۳ فروری۔ کوئٹہ ڈویژن کے کمشنر میجر آر۔ کے۔ ایم سیکر نے کل یہاں کہا کہ حکومت کا اہم ترین کام یہ ہے کہ پسماندہ علاقوں کی اقتصادی حالت سدھاری جائے اور ان علاقوں کے باشندوں کا معیار زندگی باقی لوگوں کے معیار کے برابر بنایا جائے۔

گڑیوں کی بین الاقوامی نمائش

لکھنؤ ۱۳ فروری۔ اس ہفتے یہاں گڑیوں کی ایک بین الاقوامی نمائش منعقد ہو رہی ہے جس کا اہتمام حکومت اتر پردیش کی جانب سے کیا گیا ہے۔ اس نمائش میں کئی ممالک حصہ لے رہے ہیں۔

ایرانی سکاؤٹوں کا وفد کراچی میں

کراچی ۱۳ فروری۔ ایرانی سکاؤٹوں کے ایک وفد نے کل گورنر جنرل سکندر مرزا سے ملاقات کی۔ ایران کے ۲۰ سکاؤٹوں کا ایک وفد پاکستان کے خیر سگالی کے دورے پر پاکستان آیا ہوا ہے۔ وفد کے لیڈر نے گورنر جنرل کو شہنشاہ ایران کی طرف سے خیر سگالی کا ایک پیغام دیا۔

آغا خاں کی علالت

قاہرہ ۱۳ فروری۔ اسماعیلیہ فرقے کے روحانی پیشوا سر آغا خاں جو گذشتہ ہفتے یہاں آئے تھے کل رات اچانک بیمار ہو گئے۔ اسی وقت ایک مصری ڈاکٹر طلب کیا گیا جو ساری رات ان کے پاس رہا۔ صبح کے وقت اس نے بتایا کہ سر آغا خاں پہلے سے بہتر ہیں۔

تین لاکھ کلیمز فارموں کی طباعت

سیالکوٹ ۱۳ فروری۔ شمالی زون کے کلیمز کمشنر مسٹر جسٹس خورشید زمان نے انکشاف کیا ہے کہ تین لاکھ کی تعداد میں مزید کلیمز فارم چھپوائے جا رہے ہیں اور اب ان کے حصول میں مہاجرین کو کوئی دقت پیش نہیں آئے گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ یہ فارم صوبہ بھر میں ہر تحصیل کے ڈاکخانہ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اسیسروں کے تقرر کے سلسلہ میں کلیمز کمشنر نے مہاجرین سے کہا کہ وہ دیانتدار اور باخبر آدمیوں کے نام پیش کریں تاکہ وہ مہاجرین کی بھارت میں چھوڑی ہوئی جائداد کی قیمت مقرر کرنے اور دعاوی کی تصدیق کے سلسلہ میں صحیح معاون ثابت ہو سکیں انہوں نے مندرجہ بالا باتیں سیالکوٹ کے مہاجرین کے ایک وفد سے بات چیت کے دوران کہیں۔

ہفتہ سبی کے جشن کے اختتام پر سالانہ دربار میں تقریر کرتے ہوئے میجر سیکر نے کہا کہ اس علاقے کی ہمہ گیر ترقی کے لئے ہر امکانی کوشش کی جا رہی ہے اور ان مساعی میں کوئی کمی نہ کی جائے۔

دربار گورنمنٹ ہاؤس کے ایک خوشنما سبزہ زار پر منعقد ہوا تھا جس میں ایرانی قونصل جنرل آقائے وفا اسیا بہ لوائی کوئٹہ کے جی او سی بریگیڈیئر بختیار اقوام متحدہ اور عالمی غذائی و زرعی ادارے کے ماہروں، مغربی پاکستان اسمبلی کے ارکان مختلف اضلاع کے پولیٹیکل ایجنٹوں قبائلی سرداروں اور ملکوں۔ کوئٹہ میونسپلٹی کے کونسلروں اعلیٰ فوجی و غیر فوجی افسروں اور کوئٹہ و قلات ڈویژن کے نمائندوں نے شرکت کی۔

کمشنر نے قبائلی ملکوں۔ سرکاری ملازموں اور ممتاز شہریوں کو ان کے کارہائے نمایاں پر اسناد اور انعامات بھی تقسیم کئے۔

کمشنر نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ اس علاقے سے مغربی پاکستان اسمبلی کے ارکان کا انتخاب سابق صوبہ بلوچستان کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس انتخاب کے ذریعے عوام کو پہلی بار یہ موقع ملا ہے کہ وہ صوبائی اسمبلی کے لئے اپنے نمائندے منتخب کریں۔

وحدت کا قیام

مغربی پاکستان کے صوبوں اور ریاستوں کے اتحاد اور اس ڈویژن کے عوام کو صوبائی اسمبلی میں نمائندگی مل جانے کے بعد سیاسی فوائد کے اعتبار سے کوئٹہ ڈویژن اب مغربی پاکستان کے دوسرے علاقوں کا ہم پلہ ہو گیا ہے۔

عوام سے اپنی مدد آپ کرنے کی اپیل کرتے ہوئے میجر سیکر نے انہیں یقین دلایا کہ فنی امداد اور ساز و سامان کی فراہمی کے سلسلے میں ان کی ہر ممکن امداد کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہر منصوبے کی کامیابی کا دارومدار عوام کے تعاون پر ہوتا ہے اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ ہر کام کے لئے حکومت کی طرف نہ دیکھیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے سابقہ پنجاب کے حالیہ سیلاب کا ذکر کیا جس کے بعد سڑکوں اور نہروں کی مرمت کے لئے ہزاروں افراد نے رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں۔

میجر سیکر نے کہا کہ کوئٹہ ڈویژن میں دیہی امداد کے محکمے نے عوام میں اپنی امداد آپ کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا ہے اور یہ گاؤں والوں کو حسب ضرورت مشورہ دیتا ہے میجر سیکر نے بتایا کہ اس محکمہ کی سرگرمیاں ابھی ابھی (۲) صرف کوئٹہ اور پشین کے اضلاع تک محدود ہیں۔ لیکن عنقریب ان کی توسیع دوسرے اضلاع میں کر دی جائے گی۔

مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال تشویشناک ہے

مرکزی اور صوبائی حکومتوں پر مناسب پیش بندی نہ کرنے کا الزام

ڈھاکہ ۱۴ فروری پاکستان عوامی لیگ کے سات لیڈروں نے ایک مشترکہ بیان میں صوبے کی غذائی صورت حال پر تشویش ظاہر کی ہے اور اس ضمن میں مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے مناسب پیش بندی کے فقدان پر حیرت ظاہر کی ہے۔

بیان میں کہا گیا کہ مشرقی پاکستان کی غذائی صورت حال کے مقابلے کے لئے نہ تو بروقت اجناس کا ذخیرہ کیا گیا اور نہ غیر ملکوں کو چاول کی برآمد پر پابندی عائد کی گئی۔ حالانکہ غذائی قلت کے آثار پانچ ماہ قبل ہی پیدا ہو چکے تھے۔ بیان میں تجویز پیش کی گئی ہے کہ مغربی پاکستان کا تجارتی فالتو چاول مشرقی پاکستان بھیج دیا جائے۔ اور صرف اصل قیمت اور باربرداری کے خرچ اخراجات وصول کئے جائیں۔ نیز مستقبل میں ایسی صورت حال کے مقابلے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔

گذشتہ ایک ہفتے کے اندر ضلع کومیلا میں چاول کی قیمتیں اچانک بیس روپے من سے بڑھ کر ستائیس روپے فی من تک پہنچ گئی ہیں اس طرح ... دنوں میں سات روپے من اضافہ ہوا ہے۔ مقامی مارکیٹ میں چاول کی کمی نہیں ہے۔ اس لئے قیمتوں میں اضافے کو تاجروں کی ہوس منافع اندوزی سے تعبیر کیا جا رہا ہے

صدر مشرقی پاکستان عوامی لیگ مولانا عبدالحمید خان بھاشانی نے ایک بیان میں صوبے کی غذائی صورت حال کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے ہوئے اس کی ذمہ داری سرکاری وزارت پر عائد کی ہے انہوں نے کہا کہ قیمتوں میں تیزی کے ساتھ اضافہ جاری ہے اور ہزاروں لوگ فاقہ کشی کی چوکھٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔

مشرقی پاکستان میں چاول کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ دہاں سات فیصد فصل کیڑوں نے تباہ کر دی ہے۔ اس کے علاوہ روپے کی قیمت میں کمی کے بعد پٹ سن کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے اس کا اثر چاول پر بھی پڑا ہے۔ یاد رہے کہ مغربی پاکستان سے چاول کی بھاری مقدار مشرقی بنگال بھیجنے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔

منتخب عہدیداروں کے نام گزٹ کر دیئے گئے

ملتان ۱۴ فروری۔ ملتان ڈویژن کے کمشنر نے ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے بلدیہ ملتان کے نو منتخب صدر حاجی ریاض الدین۔ نائب صدر پیر خورشید احمد قریشی اور شیخ اصغر علی کے انتخابات کی توثیق کر دی ہے۔ صوبائی حکومت نے ان کے نام بھی گزٹ کر دئے ہیں

مصر اور پولینڈ کے درمیان ہوائی سروس

قاہرہ ۱۴ فروری۔ مصر اور پولینڈ کے مابین ہوائی سروس کے اجراء کے سلسلے دونوں ملکوں کے نمائندوں میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ کامیاب ہو گئی ہے۔ اور دونوں ملکوں میں ایک سمجھوتہ ہو گیا ہے اس سمجھوتے کے مطابق وارسا اور قاہرہ کے درمیان ہفتہ میں تین بار پولینڈ کی ہوائی سروس آیا جایا کرے گی۔

وزیر خزانہ ۱۷ فروری کو ملتان آئینگے

ملتان ۱۴ فروری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ سید امجد علی ۱۷ فروری کو ملتان پہنچ رہے ہیں۔ وہ پہلی مرتبہ ڈویژن کے صدر مقام میں سرکاری دورہ پر آ رہے ہیں۔ وہ یہاں اپنے قیام کے دوران ملتان ڈویژن کے ایسوسی ایٹڈ چیمبر آف کامرس کی سالانہ کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔

ہالینڈ اور انڈونیشیا کی بات چیت ختم ہو گئی

جکارتہ ۱۴ فروری۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ نیو گنی کے مسئلہ پر انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان بات چیت ٹوٹ گئی ہے انڈونیشیا کے وزیر اطلاعات مسٹر شمس الدین نے اس تعطل کی ذمہ داری ہالینڈ پر عائد کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا کی تجاویز معقول تھیں اور وہ ان میں سے ایک واپس لینے کے لئے بھی تیار تھا۔

دہلی میں ۱۴ اپریل کو آل پارٹیز کشمیر کانفرنس بلانے کا فیصلہ

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ "کشمیر کا جھگڑا ختم کرو" کمیٹی کی مجلس عاملہ نے مقبوضہ کشمیر میں حزب اختلاف پر بخشی حکومت کے "وحشیانہ تشدد" کی زبردست مذمت کی ہے۔ کل یہاں مجلس عاملہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں حزب اختلاف کے لیڈروں کی حالیہ گرفتاری پر حیرت اور افسوس ظاہر کیا گیا۔

یاد رہے کہ گذشتہ دو ہفتوں میں تیس سے زائد کشمیری لیڈر گرفتار کئے گئے ہیں۔ جس میں بھارتی پارلیمنٹ کے رکن صوفی محمد اکبر بھی شامل ہیں۔

مجلس عاملہ نے ایک قرارداد میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان تمام تنازعات میں سے مسئلہ کشمیر انتہائی خطرناک نوعیت کا ہے اور یہ کسی وقت بھی ایک آتش فشاں کی طرح پھٹ سکتا ہے۔ یہ مسئلہ براہ راست گفت و شنید اور کشمیری عوام کی آزادانہ رائے کے حصول کے ذریعے سلجھایا جا سکتا ہے

مجلس عاملہ نے پنڈت نہرو کے پاس ایک وفد بھیجنے کا فیصلہ بھی کیا ہے جو ان سے اپیل کرے گا کہ مسئلہ کشمیر کے حل کے سلسلے میں اب تک جو تجاویز پیش کی گئی ہیں انہیں قبول کر کے وہ ملک کو اپنے اعتماد میں لیں۔ قرارداد میں دوسری لیڈروں کے بیانات کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ ان سے نہ صرف بھارت اور پاکستان کی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے بلکہ مسئلہ کشمیر بھی الجھ گیا ہے۔

۱۵ اپریل کو دہلی میں مسئلہ کشمیر پر غور و خوض کے لئے ایک آل پارٹیز کانفرنس بلائی جائے جس میں کشمیریوں کو مکمل شہری آزادی دینے کے سوال پر بھی غور کیا جائے گا۔

سابق مجسٹریٹ کو توہین عدالت کے الزام میں سزا

لاہور ۱۴ فروری۔ مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے بنچ مشتمل بر جسٹس ایم۔ آر کیانی اور جسٹس شبیر احمد نے لائلپور کے ایک سابق مجسٹریٹ درجہ اول اور کرنل عبدالحی کی توہین عدالت کے الزام میں ایک سو روپیہ جرمانہ یا ایک ماہ قید کی سزا بحال رکھی ہے ہائی کورٹ نے ملزم کو فیڈرل کورٹ میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دینے سے بھی مجبوری کا اظہار کیا ہے۔ کرنل عبدالحی کو ہائی کورٹ کے جج جسٹس عبدالعزیز نے ۱۸ اپریل ۵۴ کو یہ سزا دی تھی۔ ملزم نے اس فیصلہ کے خلاف ہائی کورٹ لیٹرز پیٹنٹ کی دفعہ دس کے تحت اپیل کی تھی جو جسٹس کیانی اور جسٹس شبیر احمد نے مسترد کر دی۔

گورنر جنرل لائلپور آئیں گے

لائلپور ۱۴ فروری۔ گورنر جنرل پاکستان نے لائلپور کے میلہ اسپاں و مویشیاں کی تقریب تقسیم انعامات میں شرکت پر رضامندی کا اظہار کیا ہے اگر اس دورہ میں غیر متوقع تبدیلی ہوئی تو ۲ مارچ تک اس کے متعلق اطلاع بہم پہنچا دی جائے گی پروگرام کے تحت ہز ایکسی لنسی ۱۸ مارچ کو یہاں آئیں گے اور ایک روز قیام کریں گے۔ میاں مشتاق احمد گورمانی گورنر مغربی پاکستان کی شمولیت بھی متوقع ہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ نے اس سال میلہ میں دوسرے صوبوں سے مویشی منگوانے کا اہتمام بھی کیا ہے۔

اردو یو۔پی کی زبان ہے

امرتسر ۱۴ فروری۔ وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے خفیہ اجلاس میں اس بات پر افسوس کیا ہے کہ متعصب ہندو اردو کو نقصان پہنچانے کی کوشش (م)

بہار بنگال یونین میں اڑیسہ کا شمول؟

نئی دہلی ۱۴ فروری۔ امرتسر میں کانگرس کے حالیہ اجلاس کے بعد ایک سے زائد زبانوں کے صوبوں کی تشکیل کے امکانات روشن ہو گئے ہیں اور باخبر حلقے امید ظاہر کر رہے ہیں کہ بہار بنگال یونین میں صوبہ اڑیسہ بھی شامل ہو جائے گا۔ دوسری طرف مدراس کے وزیراعظم کیرالا کے ساتھ یونین بنانے پر رضامند ہو گئے ہیں۔ البتہ دکن پردیش کی تشکیل کے سوال پر ابھی تک اتفاق نہیں ہو سکا اور اس کے بدلے تلنگانہ کرناٹک اور آندھرا کو ملا کر ایک صوبہ بنانے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ آندھرا مہاراشٹر گجرات راجستھان اور یو۔پی مدھیہ پردیش انضمام کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔

(م) کر رہے ہیں۔ آپ نے کہا مجھے اپنے ہم وطنوں کی ان حرکتوں سے شرم محسوس ہوتی ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا اردو یو۔پی کی زبان ہے اور اس حقیقت کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔